السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عبادات یا معاملات میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف میں صحابہؓ کے یا مجتہدین کے قول پر عمل کرنے سے آدمی گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟

المستفتی میر پاپچھا میاں بن ابراہیم ساکن وانمباڑی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ ہے کہ مخالفت رسول اللہ ﷺ کی ہر طرح ناجائز ہے اور گنہگار ہوگا، جیسا کہ قرآن شریف سے ظاہر ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة (ترجمہ) البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم الخ (ترجمہ) پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاویں گے یہاں تک کہ بنائیں تجھ کو بیچ اس چیز کے کہ پڑے جھگڑا درمیان ان کے۔

(سید محمد نذیر حسین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساز آباد خدایا دل ویرانے را

یا مدہ مہربتان ہیچ مسلمانے ر

مخفی نہ رہے کہ حقیقت تقلید کی علمائے حنفیہ متاخرین کے نزدیک عبارت اس سے ہے کہ کلام کسی غیر معصوم کا اپنے اوپر بلا دلیل شرعی کے لازم کرلینا اور اس کو مستحکم پکڑنا، حالانکہ یہ طریق مذموم تشریع جدید مخالف حکم خدا تعالیٰ ہے۔ اس لیے کہ بندگان خدا مامور و مجبور ہیں اوپر التزام احکام و کلام خدا اور رسول کے ہیں، نہ غیر کے چنانچہ سورہ یوسف وغیرہ میں خدا فرماتا ہے۔ ان الحکم الا للہ (حکم صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے) اسی التزام کلام غیر پر اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کو الزام دیا اور رد کیا، چنانچہ سورہ توبہ میں فرماتا ہے اتخذوا[1] احبارھم علماء الیھود ورھبانھم عباد النصاری ارباب من دون اللہ۔ کذا فی التفسیر الجلالین والتفسیر البیضاوی والتفسیر الکبیر وغیرہ پس عباد اللہ پر اطاعت خدا اور رسول کی واجب ہے نہ غیر کی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ سورہ محمدؐ میں فرماتا ہے۔ اطیعوا[2] اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم اور سورہ نسا میں فرماتا ہے۔ اطیعوا[3] اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر الآیة اور بغور ملاحظہ کرو کہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی تحت اسی آیت مذکورہ کے تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ *اطاعت [4] امام مشروط و مقید است بہماں چیز ہا کہ معصیت اینہا از شرع معلوم نہ باشد والا اطاعت فرض نماند و رجوع باحکام قرآن واوامر ونواہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باید نمود۔*

اور اسی طرح تفسیر عزیزی مطبوعہ لکھنؤ صفحہ 410 میں مولانا علیہ الرحمة ارشاد فرماتے ہیں:

آیت ''بلکہ ہم نے اسی طریقہ پر اپنے باپ دادا کو پایا'' کے تحت لکھتے ہیں کہ اس آیت میں دو طرح سے تقلید کا ابطال ہے، پہلا یہ کہ مقلد سے پوچھنا چاہیے کہ جس کی تو تقلید کرتا ہے وہ محقق ہے یا نہیں؟ اگر محققق نہیں ہے، تو اس کی تقلید کیوں کرتا ہے؟ اور اگر اس کو محقق سمجھتا ہے تو کس طرح سمجھتا ہے کیا کسی کے بتانے سے یا از خود، اگر کسی کے بتانے سے اس کو محقق سمجھتا ہے تو پھر یہی سوال اس کے متعلق ہوگا اور اس طرح دور لازم آئے گا اور اگر تو اپنی عقل سے سمجھتا ہے کہ وہ محقق ہے تو اس عقل کو تو معرفت حق میں کیوں خرچ نہیں کرتا اور کیوں اپنے لئے تقلید کی عار گوارا کرتا ہے۔

دوسرا اس طریق سے کہ جس کی تو تقلید کرتا ہے اس نے بھی یہ مسئلہ کسی دلیل سے حاصل کیا ہے یا کسی کی تقلید سے، تو اگر وہ بھی کسی کی تقلید کرتا ہے تو تو اور وہ برابر ہوں گے، اس کے لیے وجہ ترجیح کیا ہے کہ تو اس کی تقلید کرے اور اگر اس نے اس کو دلیل سے معلوم کیا ہے تو اس کی تقلید تو یہ ہے کہ تو بھی اس کو دلیل سے معلوم کرے ورنہ تو اس کا مقلد نہیں ہوگا، بلکہ مخالف ہوگا اور اگر تو بھی دلیل سے معلوم کرے گا تو تقلید ضائع ہوجائے گی۔

تمام ہوئی عبارت تفسیر عزیزی، اور اسی طرح امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں، تم بھی تفسیر عزیزی اور تفسیر کبیر کو بچشم خود دیکھنا کہ تم کو یقین ہوجائے۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

تم لوگ ادنیٰ دنیا کے مقدمہ کے لیے تو لندن پہنچتے ہو اور مقدمہ دین متعین سے سراسر غافل نہاد ہو۔ غم دین خور کہ غم، غم دین است

اور مضمون اس آیت کریمہ ماذا اجبتم المرسلین سے تم سے قیامت میں پرسش ہوگی، الحمد للہ کہ درین ولایت تین ترجمہ کا قرآن شریف چھپ گیا اور قیمت اس کی تین روپے یا چار روپے ہے اور خداوند کریم سورہ قمر میں فرماتا ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مذکر الآیة (ترجمہ) اُردو میں ہے اس کے معنی سے واقف ہوجاؤ اور ہم ایسے مقلد مثل شتر بے مہار کے نہیں ہیں کہ ہر کسی کی بات بلا دلیل مان لیں ہم تو رعیت اور محکوم خدا اور رسول کے ہیں،

چنانچہ سورہ حشر میں فرماتا ہے ۔ وما[5] اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا۔

خیالات نادان خلوت نشین

بھم برکند عاقبت کفر و دین

علامہ محب اللہ بہاری اپنی کتاب اصول مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں ۔ لا[6]واجب الاما اوجبہ اللہ تعالیٰ لہ ولم یوجب علی احد ان یتمذھب بمذھب رجل من الائمۃ فایجابہ تشریع شرع جدید انتھی ما فی مسلم الثبوت و شرحہ لمولانا بحر العلوم اللکھنوی۔ اورامام ابو حنیفہ مجتہد مطلق بلاریب ہیں، لیکن یہ بھی ان کے ساتھ دامن گیر ہے کہ المجتہد یصیب و یخطی اسی بنا پر مصر موزوں ہے ۔

متاع نیک ہر دکان کہ باشد

اورجس قیاس کا مقیس علیہ امر واقع ہے وہ قیاس صحیح اورقابل عمل ہے اورجس کا مقیس علیہ صحیح اورامر واقع نہیں ہے وہ حجت اورقابل عمل نہیں، یہ چند سطریں بطور نمونہ مشتے ازخروارے پیش نظر مولوی اجیمر الحق صاحب نشونما ہوں گی۔

اند کے باتو بگفتم و بدل ترسیدم

کہ دل آرزوہ شوی ورنہ سخن بسیار است

(سید محمد نذیر حسین) (زیادہ سلام خیر الختام)

---

[1] ۔ انھوں نےاپنے علماء اورپیروں کو خدا کے سوا اپنا رب بنالیا۔

[2] ۔ اللہ ورسول کی اطاعت کرو، اوراپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

[3] ۔ اللہ ورسول اوراپنے حاکموں کی اطاعت کرواگرکسی چیز میں تمہارا اختلاف ہوجائے تواس کا فیصلہ اللہ ورسول سے کرالو، اگر تم اللہ وقیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔

[4] ۔ امام کی اطاعت ان چیزوں کے ساتھ مشروط ہے جن میں گناہ کا علم نہ ہو، ورنہ اطاعت فرض نہیں رہے گی اورقرآن وحدیث کی طرف رجوع کرنا فرض ہوجائے گا۔

[5] ۔ جو تم کو رسول دے اسے لے لو، اورجس سے منع کرے باز آجاؤ۔

[6] ۔ واجب صرف وہی ہے ،جسے اللہ نےاپنے بندوں پر واجب کیا ہے اوراللہ نے کسی آدمی پر یہ واجب نہیں کیا کہ کسی خاص آدمی کا مذہب اختیار کرے اوراس کو خود واجب کرلینا، اس کی ایک خود ساختہ شریعت ہے ۔